



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبارات میں وفات کی خبر شائع کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے، بعض اوقات فوت شدہ کی تویر بھی شائع کی جاتی ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

خیر و بھلائی اور نیکی کے کاموں میں مشہور لوگوں کی اخبارات میں وفات کی خبر شائع کرنے میں کوئی حرج نہیں تاکہ خبر پڑھنے والے مسلمان اس کے لیے رحمت اور مغفرت کی دعا کر سکیں۔ لیکن فوت شدگان کی ایسی تعریف کرنا جس کے وہ مستحق نہ ہوں جائز نہیں، کیونکہ یہ تو صریحاً مھوٹ ہے اور نہ کسی کے بارے میں یقینی طور پر یہ کہنا جائز ہے کہ وہ قطعی جنتی ہے، کیونکہ اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ کسی متعین آدمی کے بارے میں یہ کہنا جائز نہیں کہ وہ قطعی جنتی یا جہنمی ہے، ہاں البتہ ہم نیک لوگوں کے بارے میں جنت کی امید رکھتے ہیں اور گناہ گاروں کے بارے میں یہ خوف کہ وہ جہنم رسید ہوں گے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

کتاب الجنائز: ج 2 صفحہ 93

محدث فتویٰ